گلہائے عقیدت

مرتبہ

علامہ سید ناصر جلالی دہلوی

CamScanner

شبیہِ مبارک شیخ الاسلام والمسلمین نائبِ ختم المرسلین وارثِ سید الانبیاء
قطب الاولیاء اعلحضرت سیف الکلام ابو القاسم میر احمد صدیق شاہ قاتل قادری رض

گلہائے عقیدت

یعنی

سیرۃ مبارکہ قطب الاولیاء وارثِ سید الانبیاء حضرت سید
میر محمد احمد صدیق شاہ قاتل قادری لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وتذکرہ اولادِ اصحاب و خلفاء

مع

انتخاب قطعات تاریخ وصال و مشاعرہ ہائے منقبت

اثرِ جذبات

حضرت مخدومِ فاضل علامہ سید محمد صاحب ناصر جلالی دہلوی مدظلہٗ العالی

باہتمام

سیٹھ حاجی یوسف حاجی نور محمد صاحب ڈیڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرۃ قطب الاولیاءؒ

از حضرت مخدوم و محترم فاضل علامہ سید محمد حسنا ناصر صاحب جلالی دہلوی مد ظلہ العالی

میں فلاح دین و دنیا کے حصول کیلئے اس مقدس ہستی کے فضائل و مناقب پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں جنکی شان اقدس کی خصوصیات و امتیازات انہیں بہت بلند مرتبہ ثابت کرتی ہیں۔

یہ صفات اللہ تعالیٰ نے انہیں بطور خاص ودیعت فرمائی تھیں قبل اس کے کہ میں کلام منقبت التیام کا مختصر سا مجموعہ پیش کروں حضرت قطب الاولیاء شاہ قائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات پر روشنی ڈالتا ہوں۔

آپ کے آباؤ اجداد کا وطن اودھ کی مقدس سرزمین لکھنؤ ہے اور حسب و نسب کا سلسلہ سادات بنی فاطمہ تک پہنچتا ہے اپنے والد ماجد حضرت پیر سید یعقوب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سایۂ عاطفت میں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور انتہا میں مشہور عالم ہزار سالہ دار العلوم جامع ازہر مصر سے

فارغ التحصیل ہوئے ۔عہد سے لحد تک آپکی کشف وکرامات کا سلسلہ جاری رہا
قدرت نے آپ کو ولی پیدا کیا تھا عالم شباب ہی سے ریاضت ومجاہدات نفس
میں مشغول ہوئے بیعت ظاہری حضرت سید الشاکرین امیر الصابرین مولٰنا
مقتدانا شاہ محمد عبدالشکور دام اللہ اجلالہ کے دست حق پرست پر فرمائی
کسب کمالات ومجاہدات کے پیش نظر شیخ عالی منزلت نے خلعت خلافت
سے ایک سال بعد ہی سرفراز فرمایا آپ کے سلسلۂ رشد وہدایت کے ابتدائی
دور سے ہی تشنگان معرفت جوق در جوق حلقہ بگوش ہونے لگے اور آپکی ذات
مرکز اہل عقیدت بنگئی، آپ کے دربار میں ہجوم خلائق رہنے لگا آپ کی زندگی
تمام وکمال فیض رسانی میں وقف ہوگئی چنانچہ آپکو خطاب غیبی سیف الدین
عطا ہوا اور دربار رسالت سے منصب قطب الاولیا تفویض فرمایا گیا جسکی
تصدیق دور حاضرہ کے باکمال مشائخین کرام وعلمائے عظام نے کی ہے چنانچہ
آپ کے پیرومرشد نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ " قاتل صاحب
ولایت وفقری کو اللہ تعالیٰ نے آپکی جاگیر بنادی ہے جس کو چاہیں آپ عطا
کریں اور جس سے چاہیں سلب کرلیں " حضرت شاہ قاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ایک امتیازی فضیلت یہ تھی کہ آپ کا قلب نور الٰہی سے منور تھا اور ذکر خفی

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس شدومد سے جاری تھا کہ ہمہ وقت
قلب مبارک ذکر الٰہی میں مشغول رہتا تھا اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے
جاگتے خاموشی وگفتگو میں کوئی لمحہ بغیر ذکر الٰہی کے نہ گذرتا نزدیک دور بیٹھنے
والے چشم ظاہر سے آپ کی قلب کی جنبش وحرکت دیکھتے تھے اور گوش
ظاہری سے صدائے لا الٰہ الا اللہ سنتے تھے لوگ قلب مبارک کا اس طرح
جاری رہنے کا استعجاب وتحیر سے دیکھتے تھے کسی اور جگہ اس قسم کا مشاہدہ
نہیں ہوا یہ فضیلت آپ کی صفات بابرکات تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ
آپ نے اپنے وابستگان کو بھی یہ خصوصیت عطا فرمادی آپ کے غلاموں میں
بیش از بیش افراد کے قلوب ذکر الٰہی سے روشن اور جاری رہتے ہیں ۔

اپنے پیرومرشد کے دربار میں سب سے پہلے آپ ہی خلعت خلافت
سے سرفراز کئے گئے یعنی آپ خلیفۂ اول ہیں ۔

آپ جب مسند ارشاد وہدایت پر جلوہ گر ہوتے تو خاص وعام یعنی
اہل سلسلہ اور عوام کا ایک ہجوم آپ کے دربار میں آپ کے گرد والہانہ طور پر
جمع ہوتا اور آپ کے ارشادات طیبات سے مستفیض ہوتا اخلاق کا معیار
اتنا بلند تھا کہ بر سر مجلس کبھی کسی شخص کو آپ نے تنبیہ کرکے شرمندہ نہ کیا چنانچہ

ایک واقعہ پیش کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ حضرت قبلۂ عالم ایک شخص اہل سلسلہ کے یہاں تشریف فرما تھے اُس نے تواضع میں چائے بنا کر پیش کی حسن اتفاق سے نمک اور شکر کے ظروف ساتھ ہی رکھے تھے اس شخص نے نادانستہ بجائے شکر کے چائے میں نمک ملا دیا تھا۔ حضرت قبلۂ عالم نے چائے نوشی کے بعد پیالی شخص مذکور کو دی اُس نے اد با باہر جا کر بچی ہوئی چائے پی تو سب نمک کا ذائقہ تھا لیکن حضرت نے کچھ نہ فرمایا تاکہ وہ شرمندہ نہ ہو۔

آپ کی مجلس میں ہر شخص باادب اور سر جھکائے بیٹھا رہتا تھا معترضین کو ہر جواب مدلل اور خندہ پیشانی سے دیا کرتے تھے اور کبھی کسی بات کا حکم نہ فرمایا کرتے تاکہ کسی کو بارِ خاطر نہ گذرے۔

تبحر علمی کا یہ عالم تھا کہ علم سفینہ کا دامن علم سینہ سے بندھا ہوا تھا بڑے بڑے پیچیدہ مسائل دینی میں علما آپ سے مشورہ کرتے اور آپ ان کو آن واحد میں سمجھا دیتے۔

عوام کی ذہنیت کسی ولی کے متعلق محض کرامت تک محدود ہوتی ہے لیکن آپ کی ذات گرامی سراپا کرامت ہے جن مریضوں کو اطبا اور ڈاکٹر صاحبان جواب دیدیا کرتے وہ آپ کی ادنیٰ توجہ سے شفایاب ہو جاتے۔

آپ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے والے خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ کسی بھی ملک یا صوبہ یا شہر کے رہنے والے ہوں یا کسی بھی تہذیب تمدن کے حامل یا جدا جدا پوشش ولباس وضع قطع رکھنے والے ہوتے لیکن آپ کی تعلیمات وفیوض وبرکات کے اثرات سے سب کے سب اپنے پیر ومرشد کے رنگ میں رنگ دیئے جاتے اتباع مرشد یہاں تک کہ لباس میں رفتار میں گفتار میں کردار میں صورت وسیرت میں وضع قطع میں سراپا اپنے پیر ومرشد کے مشابہ بن جاتے۔ یہ تھا آپ کی تعلیم حقانیت کا ہمہ گیر اثر وتصرف۔

آپ کی ذات ستودہ صفات کچھ اتنے کمالات وفنون کی جامع نظر آتی ہے کہ ان کو حیطۂ ترقیم میں نہیں لایا جا سکتا تاہم مختصر یہ کہ مسند ارشاد وہدایت کے مقام ارفع واعلیٰ کا اقتضا یہ ہے کہ کوئی شخص جب صاحب مسند کے حضور میں حاضر ہو تو ہر ہر نقطۂ نگاہ سے صاحب مسند کی رفعت وعظمت کا صدق دل سے معترف ہو جیسا کہ حالات سے ثابت ہوا کہ اگر حضرت قبلۂ عالم کے در فیض آثار میں کوئی سیاستدان آگیا تو وہ وہاں سے سبق لے کر گیا اور اگر بڑا فلسفی آگیا تو وہ بھی اپنی کوتاہی

نظر تسلیم کر کے اٹھا اور اگر متبحر عالم آ گیا تو وہ بھی ہیچمدانی کا اعتراف
کر کے رہا غرضیکہ یہ بات عین حق و صداقت ہے کہ جس علم یا جس فن
یا جس طبقہ یا جس شعبہ کا بھی کوئی فرد خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ
ضرور کچھ نہ کچھ حصہ حضور کے گنجینۂ فیض و کرم سے لے کر گیا ہے۔
مشائخ وعلماء اکثر اپنے اپنے حلقہ ارادت و درس میں عوام کو
نصیحت و ہدایت کرتے ہیں لیکن [illegible] دوں پر مطلق اثر نہیں ہوتا ہے
اگر تھوڑا بہت ہوتا بھی ہے تو وقتی ہوتا ہے لیکن حضرت قبلہ عالم کی
مجلس مبارک میں جب کبھی آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد و
ہدایت فرماتے تو لوگوں پر اتنا اثر ہوتا کہ آن پر رقت کا عالم طاری ہو جاتا
اور بعض تو بے اختیار اشک بار ہو جایا کرتے اور ماہئی بے آب کی
مانند تڑپا کرتے ارشاد و ہدایت کے یہ تاثرات و تصرفات حضرت
قبلہ عالم کی زبان حق ترجمان کی خصوصیات و برکات میں سے تھے۔
آپ اپنی مجالس میں ہمیشہ ذکر سیرت طیبہ آنحضرت فخر موجودات
احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔
[illegible]س سے فنائیت عشق رسولؐ کا پتہ چلتا ہے اور طریقت بجز اتباع

حیات نبوی کے کسی دوسرے چیز کا نام نہیں ہے۔

تذکرۂ اولاد امجاد

اب ہم حضرت قطب الاولیاء شاہ قاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی اولاد امجاد کا تذکرہ قدرے وضاحت و جامعیت کے ساتھ ہدیۂ
قارئین کرام بغرض واقفیت پیش کرتے ہیں۔ واضح [illegible] صلبی بھی
ہوتی ہے جیسے صاحبزادگان عالی تبار یا صاحبزادیان عالی قدر وغیرہ
اور اولاد معنوی بھی ہوتی ہے جیسے مریدان و طالبان و وابستگان
دامن پاک، چنانچہ ہم سب سے پہلے اولاد صلبی کا تذکرہ پیش کرتے
ہیں کہ آپ کے پانچ صاحبزادے ہیں اور سات صاحبزادیاں ہیں۔ لہذا
صاحبزادۂ اول حضرت شاہ سید میر محمد شہید احمد شاہ اول رحمۃ اللہ علیہ
مزار پاک اجمیر شریف، صاحبزادۂ ثانی حضرت شاہ سید میر محمد رضاء
الانبیاء، صاحب المتخلص بہ میر رومی لکھنوی ادام اللہ اقبالہٗ لارؤس
الطالبین والمریدین سجادہ نشین و مسند نشین حضرت قطب الاولیاء
شاہ قاتل رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ رونق افروز کراچی ہیں۔ حضرت سجادہ نشین

ہی اس وقت صاحبزادگان میں سب سے بڑے صاحبزادے ہیں اور اس سلسلہ عالیہ کے لئے آپ کی ذات گرامی مرکز عقیدت وارادت ہے اور خود آپ کے حلقہ بگوشان ارادت بھی اتنی کثیر تعداد میں ہیں کہ ان کے حالات کے لئے ایک جداگانہ تذکرہ کیا جائے۔ تاہم مختصر یہ کہ حضرت قطب الاولیاء شاہ قاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال فرمانے کے بعد آپ ہی مسند ارشاد و ہدایت و طریقت و معرفت کے وارث ہیں اور اتنے بڑے منصب عالی پر فائز ہیں۔ اللہ تعالےٰ صاحبزادۂ موصوف کو حیات و مدارج عظمت و جلال میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

صاحبزادۂ ثالث حضرت سید میر محمد ضیاء الانبیاء رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک اجمیر شریف صاحبزادۂ رابع حضرت سید میر محمد نثار الانبیاء صاحب خورد سال ہیں بمبئی میں تعلیم پاتے ہیں صاحبزادۂ خامس حضرت سید میر محمد ثناء الانبیاء صاحب خورد سال ہیں تعلیم حاصل فرما رہے ہیں۔

تذکرہ حضرات خلفائے عظام

اب ہم قارئین کرام کی معلومات کے لئے حضرت قطب الاولیاءؒ شاہ قاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد معنوی کا تذکرہ پیش کرتے ہیں کہ آپ کی اولاد معنوی تقریباً پچیس ۲۵ لاکھ افراد پر مشتمل ہے جن میں سے ۴۵ خلفاء ہیں جو کہ مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہیں اور خدمت خلق انجام دے رہے ہیں۔

اب ہم حضرت کے ممتاز ترین و محبوب خلفاء کا تذکرہ کرتے ہیں جو کہ سلسلۂ عالیہ کے ایوان طریقت و معرفت کے عماد کہلائے جانے کے مستحق ہیں اور بجا طور پر دنیائے طریقت اُن پر فخر کرتی ہے اور وہ صاحب سلسلہ ہیں:۔

شیخ المشائخ حضرت شاہ محمد عمر رضا صاحب

المتخلص بہ روحی قاتلی جودھپوری دامت برکاتہم

آپ حضرت قبلۂ عالم کے خلیفۂ اول ہیں آپ کی ذات گرامی سراپا نمونہ و شبیہ حضرت قبلۂ عالم ہے آپ ایک نہایت بلند پایہ شیخ طریقت ہیں ہزارہا افراد آپ کے حلقۂ ارادت میں ہیں اور ہندوستان کے مشہور و معروف صوبۂ راجپوتانہ کی بیشتر ریاستوں میں آپ کا حق نیابت آپ کے خلفاء ادا کر رہے ہیں تقسیم ہند سے پہلے آپ کا مستقر جودھپور میں تھا تقسیم کے بعد آپ کا مستقل قیام حیدرآباد سندھ میں ہے۔ آپکا مستقر آج بھی اسی طرح مرکز عقیدت ہے۔

شیخ طریقت حضرت شاہ محمد رضا الرحمٰن

قاتلی رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی

آپ حضرت قبلہ عالم کے ایسے خلیفہ ہیں جن کا تذکرہ اپنی نوعیت

میں ایک گونہ خصوصیت رکھتا ہے۔ آپ اسٹیٹ جے پور کی فوج میں کیپٹن کے عہدہ پر فائز تھے۔ بڑی وجاہت و بارعب شخصیت کے مالک تھے جذبۂ خدا طلبی صحیح معنوں میں منجانب قدرت ملا تھا۔ حضرت قبلۂ عالمؒ کے دست بافیض پر بیعت فرمانے کے بعد آپ پر سلوک و معرفت کا گہرا رنگ غالب تھا۔ اپنے پیر و مرشد کے اتنے عاشق صادق تھے کہ یہ اثرات آپکی زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں نظر آتے تھے۔ واقعۂ خصوصی آپ کے متعلق یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قبلۂ عالمؒ نے ان کو اپنے شیخ کی بارگاہ میں اس لئے پیش کیا کہ ان کو بھی دولت فقر و عرفان عطا فرمائیں۔ لیکن حضرت شیخ نے فرمایا کہ ابھی خام ہے اور تکمیل ولایت کے لئے تین ۳ سال درکار ہیں۔ ہمارے حضرت قبلہ عالم یہ فرمان سن کر خاموش ہو گئے۔ اور ان کو قریب کے کسی حجرہ میں لیجا کر علم سینہ کے فیوض میں سے اتنا کچھ عطا فرمایا کہ پھر کمی باقی نہیں رہی۔ دوبارہ حضرت شیخ کی خدمت میں پیش کیا تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ "قاتلؒ صاحب آپ نے تو کمال ہی کر دیا تین ۳ سال کا معاملہ تین ۳ منٹ میں طے کر دیا" چنانچہ اسی وقت حضرت شیخ نے ان کو بھی ہمارے حضرت قبلہ عالمؒ کی نیابت و خلافت کے خلعت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ آپ کے

CS CamScanner

خلفاء آج بھی حق نیابت ادا فرما رہے ہیں۔

شیخ الشیوخ پیکر تسلیم و رضا حضرت شاہ محمد امام رضا قاتلی نور اللہ مرقدہٗ

آپ حضرت قبلۂ عالمؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں اور خلعت خلافت عطا ہونے کے ساتھ ہی حضرت قبلۂ عالمؒ نے آپ کو اپنے وطن مالوف مرزاپور جانے کی اجازت دی چنانچہ مسلسل تیس سال دم واپسیں تک تبلیغ سلسلۂ عالیہ۔ خدمت خلق۔ فیض رسانی خلق میں مصروف رہے اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ جناب امداد رضا شاہ صاحب آپ کا حق نیابت ادا کر رہے ہیں۔

شیخ المشائخ رہبر طریقت و رہنمائے معرفت حضرت شاہ محمد رضا عبداللہ قاتلی دامت فیوضہم

آپ حضرت قبلہ عالم کے محبوب ترین خلفاء میں سے ہیں۔ آپ ایک بلند پایہ تاجر ہیں۔ جب عشقِ الٰہی کا غلبہ ہوا تو آپ نے اپنے وارثان کو سب کاروبار سپرد کر دیا۔ لیکن حضرت قبلہ عالم کے حلقۂ ارادت میں آنے کے بعد

اور منصب خلافت سے سرفراز کیے جانے کے بعد آپ نے بدستور تجارت کا مشغلہ جاری رکھا اور تبلیغ سلسلہ عالیہ فرمانے لگے آپ کا مستقل قیام احمد آباد میں ہے ہزار ہا بندگان خدا آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے اور آپ کے خلفاء بھی نیابت میں تبلیغ سلسلہ عالیہ فرما رہے ہیں اور آپ حضرت قبلہ عالم کے پیکر مبارک کا صورت و سیرت میں ایک نمونہ ہیں۔ احمد آباد و گجرات میں آپ ہی کا مستقر واحد مرکز عقیدت و طریقت ہے۔

"شیخ طریقت حضرت شاہ محمد نبی رضا قاتلی دامت برکاتہم"

آپ حضرت قبلہ عالم کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں اور جذبۂ حق پرستی و عشق پیر و مرشد نے آپ کو حضرت قبلہ عالم کے دربار گوہر بار سے خلعت خلافت دلایا، آپ کا مستقل قیام شہر بمبئی میں ہے تقسیم ہند کے بعد بمبئی میں صرف آپ ہی کا فیض کاشانہ مرکز طریقت و عرفان ہے اور ہزارہا افراد نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے اور ایک ہجوم خلائق بغرض حصول فیض و کرم جمع رہتا ہے اللہ تعالےٰ ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

CamScanner

طبیب روحانی و جسمانی شیخ طریقت حضرت الحاج شاہ محمد عبدالرحمٰن قاتلی ناگوری ٹنڈو آدم سندھ

آپ حضرت قبلہ عالم کے معتمد خلفاء میں سے ہیں حلقۂ ارادت میں داخل ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہی اس جوہر قابل کو حضرت قبلہ عالم نے [illegible]لافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ نہایت سرگرمی سے سندھ میں تبلیغ سلسلہ عالیہ فرماتے ہیں ہزاروں تشنگان معرفت آپ کے چشمۂ فیض و عرفان سے سیراب ہوئے۔ آپ کا مشغلہ ایلوپیتھک ڈاکٹری ہے اللہ تعالےٰ نے آپ کو دست شفا عطا فرمایا ہے لیکن بموجب آیت مبارک ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاءُ کے۔ آپ طبیب جسمانی ہونے کے ساتھ ہی طبیب روحانی بھی ہیں اور ٹنڈو آدم میں آپ کا دولتکدہ مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

شیخ طریقت حضرت شاہ مولنا عبدالعزیز قاتلی لاہوری دامت فیوضہم

آپ حضرت قبلہ عالم کے خلیفہ ہیں آپکی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت قبلہ عالم کے حلقہ بگوش ارادت ہونے سے پہلے تقریباً ہندوستان کے

۶۵ بڑے بڑے مشائخین سے بیعت کی اور تعلیم حاصل کی لیکن آپکی تسکین قلب نہ ہوسکی اس طرف سے مایوس ہوکر آپنے تنہا ریاضت و مجاہدہ شروع فرمایا تو چالیس سال تک ریاضت و مجاہدات فرماتے رہے جن میں تیس سال تک تو صرف ذکر اللہ کیا و دیگر مجاہدات کئے لیکن پھر بھی تسکین قلب حاصل نہ ہوئی بالآخر حضرت قبلہ عالمؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حلقہ ارادت میں شامل ہوکر اپنا حال بیان فرمایا تو حضرت قبلہ عالم نے اپنی ادنیٰ توجہ [illegible] تسکین قلب فرمادی اور صرف ایک سال بعد ہی خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

شیخ طریقت حضرت شاہ مولنا عبیدالرحمٰن دہلوی قاتلی دامت برکاتہم

آپنے فارغ التحصیل ہونیکے بعد دستار فضیلت حضرت مولنا قبلہ نعیم الدین مرادآبادی نور اللہ مرقدہٗ سے حاصل فرمائی بعدازاں چند اکابرین اولیاء کی خدمت میں حاضر ہوئے جب غلبۂ عشق الٰہی ہوا تو حضور قبلۂ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہوئے زمانۂ دراز تک ریاضت و مجاہدہ فرماتے رہے حضرت قبلۂ عالم نے خلعت خلافت تفویض فرمادیا اور آپ سے کافی سلسلہ گجرات و کاٹھیاواڑ میں ہے۔

شیخ طریقت حضرت شاہ ریاض الدین احمد صدیقی القاتلی لکھنوی دامت فیوضہم

آپ حضرت قبلۂ عالم کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں اور آپ اودھ کے ایک

بڑے درویش کے صاحبزادے ہیں آپ کا رجحان طبع فطرتاً حق طلبی کی جانب تھا آپ حضرت قبلۂ عالم کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے حسن طاعات وریاضات کی بناء پر حضرت قبلہ عالم نے خلعتِ خلافت عطا فرمایا آپکا سلسلہ بلسار اور بڑودہ میں کافی ہے۔

شیخ طریقت حضرت شاہ مولانا سید فرزند علی علوی قاتلی اجمیری مدفیوضہم

آپ حضرت قبلۂ عالمؒ کے حقیقی خواہرزادہ ہیں اور نسباً سادات علوی ہیں، تعلیم دار العلوم مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں حاصل فرمائی حضرت قبلۂ عالم کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے کچھ عرصہ کے بعد حضرت قبلہ عالم نے خلعتِ خلافت تفویض فرمایا۔ آپ سے سلسلہ مالوہ وغیرہ میں ہے ؏۔

شیخ طریقت حکیم جسمانی وروحانی حضرت مولانا شاہ احمد الدین صاحب گرداور قاتلی اجمیری مدظلہ

آپ حضرت قبلۂ عالم کے محبوب ترین خلفاء میں سے ہیں اور اجمیر شریف کے نہایت متمول خاندان کے فرد ہیں جب آپ حضرت قبلۂ عالم کے حلقہ ارادت میں داخل ہوگئے تو آپنے اپنی تمام جاگیر وغیرہ کا انتظام دوسروں کے سپرد کردیا اور خود ہمہ وقت ریاضات ومجاہدات میں مشغول ہوگئے جتنی صحبت حضرت قبلۂ عالم کی آپکو نصیب ہوئی ہے اتنی کسی کو نہیں ہوئی، آپ مسلسل کامل تیس سال تک حضرت قبلہ عالم کے کاشانہ اقدس میں ہر شب شرفِ آستاں بوسی فرماتے رہے آپکا سلسلہ اجمیر شریف اور نواحِ اجمیر میں ہے آپکا قیام آجکل حیدرآباد سندھ میں ہے ؏

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

(۱)

قطعاتِ تاریخِ وصال

پیر بے مثال صاحبِ فضل وکمال حضرت مولانا شاہ قاتل قادری ابو العلائی لکھنوی قدس سرہٗ

حضرت قبلہؒ کے وصال کی خبر سنتے ہی ہند وپاکستان کے بے شمار شعرائے کرام اور عقیدتمندوں نے قطعات تاریخ لکھ لکھ کر روانہ کرنے شروع کردئے تھے۔ لیکن اسوقت ہم اس مجموعہ کے صفحات کی کمی کی وجہ سے اُن میں سے صرف چند قطعات درج کر رہے ہیں

اثرِ خامہ حضرت لسان الحسان علامہ مولانا ضیاء القادری بدایونی

ہے بزمِ عزا اہلِ عرفان کی محفل
خدا سے ہوا با خدا ایک واصل

بزرگوں کا دنیا سے روپوش ہونا
ہے نقصان دینی عزیزانِ محفل

ستم ہے کہ اک با خدا شیخ ہم سے
جدا ہو گیا خود ہوا رب سے واصل

غمِ شیخ کا قلب پر وہ اثر ہے
ہیں صبر [illegible] شعور ادراک زائل

مبلغ تھے ذی علم تھے مقتدا تھے
تھے سیاحِ عالم تھے اک شیخِ کامل

تھے وہ قادری بو العلائی اویسی
معین اُنکے تھے اولیائے سلاسل

تھا خلقِ رسول عظیمؐ ان کے اندر
معاون تھے سب کے بہ اوقاتِ مشکل

تھے اُستاذ وہ لکھنوی شاعروں میں
تفوق اُنھیں تھا ادیبوں میں حاصل

غرض جامعِ علم و اخلاق تھے وہ
ہے ان کے لئے مضطرب آج ہر دل

انھیں بعدِ رحلت بروزِ قیامت
حبیبِ خدا کی شفاعت ہو حاصل

یہ ہاتف کی جانب سے آواز آئی
ضیاؔ لکھ "حبیب خدا پیر قاتلؒ"
۱۳۷۰ ھ

نتیجۂ فکر میر رومی قادری قاتلی لکھنوی ثم الاجمیری مدظلہٗ

ازل سے جز و ایمان بن چکی ہے الفتِ قاتلؒ
رہیگی تا قیامت عاشقوں کو حسرتِ قاتلؒ

وہیں تاریخ کا مصرعہ زبان پر آگیا رومیؔ
کسی نے جب کبھی دل میں کہا۔ یا حضرتِ قاتلؒ
۱۹۵۰ ع

از جناب سرور علی صاحب سرور بی۔ اے قاتلی حیدر آبادی

با خدا عالم طریقت میں
غیرتِ صابر و فرید ہوا

شاہ قاتلؒ کی آج رحلت پر
دل کو سرور۔ غم شدید ہوا
۱۳۷۰ ھ

از جناب مولوی سید فرزند علی صاحب علوی اجمیری قاتلی

حریمِ قدس جلوہ گاہِ قاتل
شہنشاہ ولایت جاہِ قاتل

عجب ہے مصرعۂ تاریخ علوی
ہے یہ ہی شان قبلہ شاہ قاتل
۱۳۷۰ ھ

اثرِ خامہ حضرت صابر رائے پوری

دہر سے خلدِ بریں لیکر چلی — حضرتِ قاتلؒ کو مرگِ ناگہاں

کل جہاں میں حسبِ ارشاد تھے — آج قاتل ہو گئے خلد آشیاں

مصرعۂ تاریخ صابر نے کہا

وائے حسرت عندلیبِ بوستاں

۱۳۷۰ھ

اثرِ خامہ حضرت انصار الہ آبادی

صبر آدمی کی قسم، روحِ ارادت کی قسم — زندگی ساتھ لئے رہتی ہے سامانِ اجل

بے بسی اہلِ جنوں کی نہیں پابندِ بہار — ایک اک سانس ہے ہمدوش گریبانِ اجل

کسی غنچے کے تبسم میں خزاں چھپ جائے — حشر تک سبز رہیگا چمنستانِ اجل

کیوں مسرت نہ ہو روحوں کو پسِ قیدِ حیات — کس کی تقدیر ہے ایسی کہ ہو مہمانِ اجل

کتنی برجستہ ہے انصار یہ تاریخِ وصال

دلِ قاتل کی تڑپ بن گئی اب جانِ اجل

۱۳۷۰ھ

دیگر بزبانِ فارسی

مرگِ بے ہنگام بسمل گشت آں — در خیالِ شاہدِ معنی رود

گفت ہاتف مصرعِ سالِ وفات — میر قاتلؒ شاہ از دنیا رود

۱۳۷۰ھ

از جناب قبلہ سید عبدالرحیم شاہ صاحب ارمان اجمیری مدظلہٗ

قطعہ بہ عنوان "قاتل"

جس نے دیکھا ہوا وہ ایک کے دو — گویا آئینہ بن گیا قاتلؒ

ہر طرف ہیں اسی کی آوازیں — کون کہتا ہے اٹھ گیا قاتلؒ

اپنے کشتوں سے اور اتنا گریز — قتل کرکے کدھر چلا قاتلؒ

آج فریاد بھی تمنا ہے — مدعی کا ہے مدعا قاتلؒ

قاتلوں کا ہجوم ہے ارمان

کتنے قاتل بنا گیا قاتلؒ

قطعۂ دیگر بہ عنوان "بزمِ قاتل"

سونی سونی ہے بزمِ قاتل کی — آج ویران ہے ہر اک احساس

CS CamScanner

مطرب خوش نوا کا ہر نغمہ   بنتا جاتا ہے وجہ حزن و ہراس

چپہ چپہ سے رنج و غم کی نمود   کونے کونے میں رو رہی ہے آس

اہل محفل ہیں غم کی تصویریں   شکلِ اُمید بن گئی ہے یاس

بجھ گئے سارے راحتوں کے چراغ   ڈالی ظلمتکدے کی کس نے اساس

اُٹھ گیا کون بزم سے ارمان!

سارا ماحول ہے اُداس اُداس

از جناب نشتر مقتدری صاحب مدظلہٗ

جو رفت از دارِ فانی شاہ قاتل   ملک آراستہ ایوان جنت

رقم کردا دلِ مغموم نشتر   "فنا فی الذات بودہ" سال رحلت

۱۲ھ

قطعہ تاریخ عرس شریف

جان دی جس نے طاعتِ حق میں

عشق میں اس کو ہو گئی معراج

لکھ دے تاریخ عرس اے نشتر

"شاہِ قاتل کا فاتحہ ہے آج"

۱۳ ھ ۱

(۲)

انتخاب

مشاعرۂ منقبت شریف

جو بہ تقریب چہلم شریف حضرت قطب الاولیا قبلہ عالم میر قاتل قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بمقام آستانۂ عالیہ واقع عیدگاہ بندر روڈ زیر صدارت حضرت لسان الحسان علامہ ضیاء القادری بدایونی مدظلہٗ منعقد ہوا تھا اس مشاعرۂ منقبت کیلئے مصرع حضرت علامہ سیماب اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانۂ علالت میں پیش فرمایا تھا۔

مصرع طرح

"مریدوں کیلئے کعبہ ہے روضہ شاہِ قاتل کا"

CS CamScanner

فرموداتِ حضرت علامہ مخدوم ناصر جلالی دھلوی مدظلہ

بجھا دو شمع کافوری مٹا دو دردِ مہجوری
دکھا دو ہاں دکھا دو روئے زیبا شاہِ قاتل کا

عقیدے کو کرو کامل دکھاؤ آکے نبضِ دل
لقب ہے دہر میں کسکا مسیحا شاہِ قاتل کا

بہارِ کعبہ و انوارِ طیبہ ہیں میرے دل میں
مری نظروں میں پھرتا ہے سراپا شاہِ قاتل کا

از حضرت مولٰنا علامہ امیر رومی لکھنوی ثم الاجمیری قادری قاتلی

بنایا دستِ قدرت نے سراپا شاہ قاتل کا
ہے نورِ ایزدی حسن دل آرا شاہ قاتل کا

دعا یہ کر رہا ہے آج شیدا شاہ قاتل کا
نصیبِ چشمِ دل ہو کاش جلوہ شاہِ قاتل کا

ازل سے میں ہوں مرہونِ تمنا شاہِ قاتل کا

منور ہو گئے تنویر سے دامانِ بحر و بر
ضیا ریاشِ دو عالم ہے تجلیٔ رخِ انور

ہیں زیبِ مسندِ عرفاں شہنشاہِ عطا پرور
جمالِ نورِ پیغمبر جلالِ حیدرِ صفدر

ہے خورشیدِ سیادت روئے زیبا شاہِ قاتل کا

اساسِ نکتۂ ایماں ہے، قائم رسمِ الفت پر
حقیقت منکشف ہوتی ہی جو پائے حقیقت پر

کوئی نازاں ہے، طاعت پر کوئی نازاں ہے، خرقہ پر
بھروسہ ہے مجھے دونوں جہاں میں حق کی رحمت پر

مجھے ہے دین و دنیا میں سہارا شاہِ قاتل کا

رخِ پرنور سے پرنور ہے سب عالمِ امکاں
سپہرِ عشق کے مہرِ درخشاں نیرِ تاباں

دل و جاں دین و ایماں نذرِ درگاہِ فلک ایواں
شہِ عالم شہِ ذیشاں امیرِ کشورِ عرفاں۔

ادا میری زباں سے وصف ہو کیا شاہِ قاتل کا

ہے لطفِ زندگی بادہ کشوں کو کیفِ صہبا میں
عنادل کیلئے راحت بہارِ نکہت افزا میں

سفینہ کا تحفظ ہے سکونِ موجِ دریا میں
یہی میرے لئے سرمایۂ عظمت ہے، دنیا میں

کہ بس رہتی ہے اب اور آستانہ شاہ قاتل کا

از خامہ جناب مولوی سید فرزند علی علوی اجمیری قاتلی قادری کراچی

کہاں تابِ نظر دیکھوں میں جلوہ شاہ قاتل کا
خدا کے نور کا پیکر سراپا شاہِ قاتل کا

درِ مقصد سے خالی دستِ سائل رہ نہیں سکتا
اگر قدرت کو ہو جائے اشارہ شاہِ قاتل کا

رہے اعجاز کشتوں کو حیاتِ جاودانی بخشی
لقب پھر کیوں نہ ہو رشکِ مسیحا شاہِ قاتل کا

تجلی ہے یہاں انوارِ عرفانِ الٰہی کی
کہ روضہ ہے مثالِ طورِ سینا شاہِ قاتل کا

مری سرشاریاں علوی ابد تک بھی نہ جائیں گی
ہوں سرمستِ ازل مخمورِ صہبا شاہِ قاتل کا

اثرِ خامۂ جناب محمد عمر رضا صاحب روحیؔ جودھپوری قادری قاتلی

ہوا حور و ملک میں شوق جلوہ شاہ قاتل کا
عجب حق نے رخ زیبا بنایا شاہ قاتل کا

عطا گنجینۂ عرفاں سے فرمایا جو عالم کو
بربِ کعبہ وہ حصہ تھا حصہ شاہ قاتل کا

نہیں اسکے سوا کوئی تمنا مجھکو محشر میں
کہ میرے سر پہ ہو دامن خدایا شاہِ قاتل کا

مجھے تسکین انوارِ شہِ قاتل سے ہوتی ہے
ازل سے ہوں میں جانسوزِ تمنا شاہِ قاتل کا

سر [illegible] دی مجھے یہ اہلِ محشر نے
یہ دیوانہ نہیں شیدا ہے شیدا شاہِ قاتل کا

اثرِ خامہ جناب محمد عبد اللہ رضا صاحب احمد آبادی قادری قاتلی از احمد آباد

سمایا ہے جو آنکھوں میں سراپا شاہ قاتل کا
نظر آتا ہے ہر جلوہ میں جلوہ شاہ قاتل کا

حقیقت ہے خدا دربارِ مرشد ہی میں ملتا ہے
مریدوں کیلئے کعبہ ہے روضہ شاہِ قاتل کا

مجھے کیوں خوفِ عصیاں ہو کہ پیشِ داورِ محشر
یہ کیا کم ہے قیامت میں سہارا شاہِ قاتل کا

یہی ہے اک تمنا اور یہی ہے آرزو دل کی
خدا دکھلائے اور دیکھوں میں روضہ شاہِ قاتل کا

یہ عبد اللہ بھی اک خادمِ دربارِ عالی ہے
شرف رکھتا ہے شاہوں پر یہ بردہ شاہِ قاتل کا

اثرِ خامۂ جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب شوقؔ قادری قاتلی کراچی

کوئی پوچھے ہمارے دل سے رتبہ شاہِ قاتل کا
ہے خورشیدِ حق عالم ہے شیدا شاہِ قاتل کا

یہاں آئیں ذرا اہلِ حقیقت دل کریں روشن
بنا ہے مطلعِ انوار روضہ شاہِ قاتل کا

ولایت ہو تو ایسی ہو تصرف ہو تو ایسا ہو
نظر ہر رنگ میں آیا کرشمہ شاہِ قاتل کا

اثر اعجاز کا رکھتی تھی ان کی ہر نظر گویا
[illegible]ال کو زندہ کرتا تھا اشارہ شاہِ قاتل کا

مری قسمت میں یہ نعمت ازل کے دن سے لکھی تھی
[illegible] رہیگا سر پہ سایہ شاہِ قاتل کا

وہ قطب الواصلیں بھی ہیں سراج السالکیں بھی ہیں
کہ اہل اللہ میں رتبہ ہے اعلیٰ شاہِ قاتل کا

تصور میں مرے دن رات صورت انکی رہتی ہے
میں خود اپنے ہی میں پاتا ہوں جلوہ شاہِ قاتل کا

ہمیں دیر و حرم کی کشمکش سے کیا غرض واعظ
ہمارے واسطے کعبہ ہے روضہ شاہِ قاتل کا

ہوئے مغفور وہ آئے شوق یہ تاریخ تم لکھ دو
رہیگا حشر تک آنکھوں میں جلوہ شاہِ قاتل کا

اثرِ خامہ جناب علاء الدین صاحب صابر میرٹھی ٹیچر سٹی ہائی اسکول کراچی

ہمارے دل سے پوچھے کوئی رتبہ شاہِ قاتل کا
مریدوں کیلئے کعبہ ہے روضہ شاہِ قاتل کا

یہ وہ چوکھٹ ہے جس پہ بھیک ملتی ہے امیروں کو
گداؤں کیلئے ہے فیض دریا شاہِ قاتل کا

خدائی کیوں نہو شیدائے عاشق شاہِ قاتل کی | خدا خود بنگیا ہو جبکہ شیدا شاہِ قاتل کا
مرا رنج غم فرقت ہزاروں عیش سے بہتر | رہے قسمت کہ میں شیدا ہوں شیدا شاہِ قاتل کا

جسے دیکھا بقا باللہ اُس کو کر دیا صابر
لقب بخشا ہے حق نے پیارا پیارا شاہِ قاتل کا

اثرِ خامہ جناب زیبا صاحب میرٹھی قاتلی کراچی

حقیقت میں وہی شیدا ہے شیدا شاہِ قاتل کا | کہ جس پر دین و دنیا میں ہے، سایہ شاہِ قاتل کا
یہ نکتہ عین حق ہے جھوٹ کا پہلو نہیں اسمیں | مریدوں کیلئے کعبہ ہے روضہ شاہِ قاتل کا
خزانے دولتِ عرفاں کے آکر لوٹ لیں طالب | کہ دامن ابرِ رحمت بنکے چھایا شاہِ قاتل کا
ہمارے دیدۂ بینا کو حیرانی ہے حیرانی | نظر آیا ہمیں ہر سمت جلوہ شاہِ قاتل کا

تمنا ہے یہی زیبا کے قلب زار میں یارب
رہے سایہ مُریدوں پر ہمیشہ شاہِ قاتل کا

---

(۳)

انتخاب

مشاعرۂ منقبت شریف

یہ مشاعرہ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۵۱ء بروز سنیچر بمقام آستانہ عالیہ واقع عیدگاہ میدان بتقریب سہ ماہی فاتحہ حضرت قطب الاولیاء قبلۂ عالم میر قاتل قادری رضی اللہ تعالےٰ عنہ منعقد ہوا تھا۔ مصرع طرح منقبت شریف حضرت صوفی سید عبدالرحیم شاہ صاحب قبلہ المتخلص بہ ارمان اجمیری مدظلہ العالی نے پیش فرمایا تھا۔ اس مشاعرہ کی صدارت بھی حضرت ارمان مدظلہ العالی ہی نے فرمائی تھی۔

مصرع طرح

"جمالِ غوث الاعظمؒ ہے جمالِ حضرتِ قاتل"

فرمودات حضرت علامہ ناصر جلالی دہلوی مدظلہ العالی

(بزبانِ فارسی)

مرا بخشید جانِ تازہ۔ اہلِ کفر رامرگے
مگر تیغ است عیسیٰ دم مقالِ حضرتِ قاتل

چہ خواہم کرد در محشر جنان و حور و غلماں را
کنم از حضرتِ یزداں سوالِ حضرتِ قاتل

نبی گر رفت در آغوشِ لطفِ حق بجوش آمد
بہ بیں او منکر بہ بین ما را [illegible] قاتل

ضیائے شمس و نورِ بدر" ضو دل را نمی بخشند
حق ارزانی کند مارا جمالِ حضرتِ قاتل

رشحاتِ خامہ صوفی سید عبدالرحیم شاہ صاحب قبلہ ارمان اجمیری معینی گدی شاہی

(بزبانِ فارسی)

ضیائے بدرِ کامل شد جمالِ حضرتِ قاتل
تجلّی مہرِ تاباں در جلالِ حضرتِ قاتل

کند زندہ دلِ عاشق خیالِ حضرتِ قاتل
حیاتِ جاوداں بخشد جمالِ حضرتِ قاتل

ببیں تریاقِ ہمدانی ببیں اکسیرِ لاثانی
مریض لادوا را شد زلالِ حضرتِ قاتل

بجو یم ملکِ ہندوستان ببینیم جملہ پاکستان
نمی یابم نمی یابم مثالِ حضرتِ قاتل

خیالِ ماہ رویاں محو گردد از دلِ عاشق
اگر بیند چنیں حسن و جمالِ حضرتِ قاتل

بہ نیائے تصور ہست قاتل شکل لاثانی
سکون ہائے دلِ محزوں جمالِ حضرتِ قاتل

بیا اے طالبِ دیدار اینجا طرفہ ساما نے
جمالِ غوث الاعظم شد جمالِ حضرتِ قاتل

علائے حضرتِ خواجہ معین الدین اجمیری
اگر خواہی ببیں وصفِ نوالِ حضرتِ قاتل

بانشارِ چار حرفی لفظ دارد اسم قاتل را
بنا ہم چار یارے شد مثالِ حضرتِ قاتل

ببیں در رقص بسملہا دریں جذبات بسملہا
کمال کوچہ قاتل کمالِ حضرتِ قاتل

ہمیں نازم کہ نظمِ منقبت آوردہ ام ارمان
برائے ارمغاں پیش خیالِ حضرتِ قاتل

حضرت مولانا علامہ میر رومی لکھنوی ثم الاجمیری قادری قاتلی

جہاں پیدا ہوا دل میں خیالِ حضرتِ قاتل
وہیں مجھکو نظر آیا جمالِ حضرتِ قاتل

یہ حسن اتباعِ مرشدِ کامل کا جلوہ ہے
کہ ہر خادم میں ملتی ہے مثالِ حضرتِ قاتل

جو آیا معترض ور پہ جھکا سر اُس کا چوکھٹ پر
یہ بے ادبی سے ادنیٰ تر کمالِ حضرتِ قاتل

کبھی پر دشمن تھیں آنکھیں روئے انور کی زیارت سے
مٹے کیونکر مرے دل سے ملالِ حضرتِ قاتل

جسے گنجینۂ عرفاں سے دامن اپنا بھرنا ہو
وہ آئے اور بنے پہلے بلالِ حضرتِ قاتل

CS CamScanner

کوئی سائل بھی بابِ فیض سے خالی نہیں جاتا
یہ ہے لطف و عطا جود و نوالِ حضرتِ قاتل

مجھے حاصل ہوئی نسبت ارادت اور بیعت بھی
زہے فخرِ نسب آدمی ہے آلِ حضرتِ قاتل

حضرت شاہ مولانا سید فرزند علی صاحب علوی قاتلی اجمیری

ہیں جن و انس شیدائے جمالِ حضرتِ قاتل
کمالِ شانِ یزدی ہے کمالِ حضرتِ قاتل

چراغِ محفلِ دیر و حرم سے کیا غرض مجھکو
میں ہوں پروانۂ شمعِ جمالِ حضرتِ قاتل

بقا کا راز پایا میں نے مٹ کر راہِ الفت میں
ہے میرا نقشِ ہستی پائمالِ حضرتِ قاتل

خدا ہے اور پیمبر جلوہ فرما ذاتِ مرشد میں
ہے قال اللہ بیشک قیل و قالِ حضرتِ قاتل

یہ ہے میرے لئے علوی سریر و تاجِ سلطانی
مجھے حق نے بنایا ہے بلالِ حضرتِ قاتل!

منشی محمد اسمٰعیل صاحب شور قاتلی۔ کراچی

نہیں پائی کہیں ہم نے مثالِ حضرتِ قاتل
جمالِ غوث اعظم ہے جمالِ حضرتِ قاتل

وہ خضرِ منزلِ راہِ طریقت رہبرِ عرفاں
خدا کی یاد ہے گویا خیالِ حضرتِ قاتل

تصور میں انہیں کے رات دن ہم محو رہتے ہیں
گیا ہے اور نہ جائیگا خیالِ حضرتِ قاتل

جہاں پر نور ہے انوارِ خورشیدِ ولایت سے
ازل سے میں ہوں شیدائی جمالِ حضرتِ قاتل

کرشمہ ان کا ہر شی میں نظر آئیگا اے زاہد
بصیرت ہے کوئی دیکھے کمالِ حضرتِ قاتل

بیانِ حسنِ سیرت کیا ہو میرے پیرِ کامل کا
کہ خُلقِ مصطفائی ہر خصالِ حضرتِ قاتل

یقیں ہے شور کہ ایمان پر ہی خاتمہ ہوگا
دمِ نزع اگر آیا خیالِ حضرتِ قاتل

جناب مرتضےٰ علی صاحب مرتضےٰ کانپوری قاتلی۔ کراچی

نہیں ملتی ہے نبیوں میں مثالِ حضرتِ قاتل
جمالِ غوث الاعظم ہے جمالِ حضرتِ قاتل

قیامت تک بھی گر ڈھونڈے تو لا سکتا نہیں ہرگز
اگر کہدوں کہ لاثانی ہے مثالِ حضرتِ قاتل

ملک بھی آستاں میں لرزہ بر اندام رہتے ہیں
یہ ہے اے مرتضےٰ رعبِ جلالِ حضرتِ قاتل

میمن محمد یوسف صاحب کاٹھیاواڑی

نہیں ملتی کہیں بھی مثالِ حضرتِ قاتل
یہ بھی کچھ کم ہے اے دل کمالِ حضرتِ قاتل

نگاہِ ناز سے مردہ دلوں کو زندگی بخشی — میں شاہد ہوں یہ ہے ادنیٰ کمالِ حضرتِ قائلؒ
نظر میں کیا سمائیں اب یہ حورانِ جنانِ واعظ — کہ ان آنکھوں نے دیکھا ہے جمالِ حضرتِ قائلؒ
خطاب خاص پایا ہے مقدر تیز ہے میرا — مجھے کہتی ہے سب دنیا بلالِ حضرتِ قائلؒ

میرا ایمان ہے یوسف عقیدہ ہے میرا یوسف
جمال غوث الاعظمؒ ہے جمال حضرتِ قائلؒ

انتخاب

مشاعرۂ منقبت شریف

یہ مشاعرہ بہ تقریب سالانہ عرس سراپا قدس حضرت قطب الاولیاء شاہ قائلؒ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمقام آستانہ شریف عید گاہ میدان بندر روڈ منعقد ہوا تھا اس کی صدارت حضرتِ بہزاد لکھنوی مدظلہ نے فرمائی تھی۔

مصرع طرح

تمہیں ڈھونڈتی ہے نظر شاہِ قاتلؒ

حضرت بہزاد لکھنوی مدظلہ

پڑی جس پہ تیری نظر شاہِ قاتلؒ — اُسی کو کیا بے خبر شاہِ قاتلؒ

تیرے میکدے سے پیا جس نے ساغر — ہوا ہوش سے بہرہ ور شاہِ قاتلؒ

سلامت سلامت تیرا ذوقِ عرفاں — مبارک مبارک ثمر شاہ قاتلؒ

کسی کی تجلّی نے تم کو بنایا — چراغ سرِ رہ گزر شاہ قاتلؒ

یکیوں چھپ گئے تم تجلّی دکھا کر — ہر اک شے بنی ہے نظر شاہ قاتلؒ

فضا میں جو رنگ و محبت نہیں ہے — نہیں ہیں وہ شام و سحر شاہ قاتلؒ

کراچی میں بہزاد نے سب کو پایا
نہ پایا تمہیں کو مگر شاہ قاتلؒ

جناب سہیل حیدرآبادی

دُعا شاہ قاتلؒ اثر شاہ قاتلؒ — اِدھر شاہ قاتلؒ اُدھر شاہ قاتلؒ

فلک کی بلندی تمہیں نے تو بخشی — کہ دیکھا اسے عرش پر شاہ قاتلؒ

ہے دل میں کہ کہہ دوں جو رازِ بشر ہے — زباں روکتی ہے مگر شاہ قاتلؒ

جو پردہ کیا ہے تو اب میں نے سمجھا — کہ ہے امتحانِ نظر شاہ قاتلؒ
محبت تیری چٹکیاں لے رہی ہے — تڑپتے ہیں قلب و جگر شاہ قاتلؒ

نظر میری جلووں سے کیا مطمئن ہو
کہ تم ہو مرادِ نظر شاہِ قاتلؒ

رشش حیدری (دہلوی)

حقیقت کے شمس و قمر شاہ قاتلؒ — نظر میں ہیں شام و سحر شاہ قاتلؒ
تصوف سے ہیں باخبر شاہ قاتل — مسائل سے ہیں بہرہ ور شاہ قاتلؒ
خدا نے کہاں ان کو پہنچا دیا ہے — ہیں مہمانِ خیر البشرؐ شاہ قاتلؒ
سلوک و طریقت میں او معرفت میں — مسافر ہیں ہم! راہبر شاہ قاتلؒ
فنا میں بقا ان کو حاصل ہوئی ہے — ادھر زندگی ہے جدھر شاہ قاتلؒ
رہا آج بھی امتیاز ان کا باقی — نمایاں رہے عمر بھر شاہ قاتلؒ
مہ معرفت آفتابِ حقیقت — فروزندہ بام و در شاہ قاتلؒ
جو مسلک تھا ان کا وہ رومی کا مسلک — یہاں بھی ہیں پیشِ نظر شاہ قاتلؒ

عقیدت گذاری میں ہے محو نازش
نظر اس کے بھی حال پر شاہ قاتلؒ

حضرت میر رومی قاتلی قادری لکھنوی ثم الاجمیری مدظلہ

یہ دل پر ہے غم کا اثر شاہ قاتلؒ — کہ تھمتی نہیں چشم تر شاہ قاتلؒ
ہیں اقطاب کے تاجور شاہ قاتلؒ — ہیں اوتاد میں مقتدر شاہ قاتلؒ
تمہیں دل میں رکھتے ہیں جو اہل دل ہیں — ہیں دیکھیں اہلِ نظر شاہ قاتلؒ
برستے ہیں انوارِ نورِ حقیقی — ہیں تاباں شجر اور حجر شاہ قاتلؒ
مرے دل کی دنیا میں ہر لحظہ لحظہ — ہے عالم برنگِ دگر شاہ قاتلؒ
نہیں رکھتیں اب آرزو دیکھنے کی — یہ آنکھیں تمہیں دیکھ کر شاہ قاتلؒ

مرے سر پہ دامن تو رومی ہے لیکن
کہاں اب وہ ظلِ پدر شاہ قاتلؒ

حضرت شاہ سید مولوی فرزند علی صاحب علوی قادری قاتلی اجمیری

ہے بحرِ عطا موج پر شاہ قاتل — ادھر بھی کرم کی نظر شاہ قاتلؒ

جو مدحت نگاری میں عاجز ہے خامہ — قاصر ہے نظم و نثر شاہ قاتلؒ
ہو تم پردہ دارِ حجاب و حقیقت — وہاں کیسے پہنچے نظر شاہ قاتلؒ
کروں کیا میں تشریح افسانۂ غم — اِک عالم ہے زیر و زبر شاہ قاتلؒ
خدا کی تجلی ہے جلوہ تمہارا — کہاں جائیں ہم طور پر شاہ قاتلؒ
پڑے کون اُلجھن میں دَیر و حرم کی — ہے کافی تمہارا ہی در شاہ قاتلؒ

مدد کیجیے علوی خستہ جاں کی!
خدارا شہ دادگر شاہ قاتل

محترمہ مہر جبیں صاحبہ جبین

محبت کا سونا ہے گھر شاہ قاتلؒ — ہیں بے نور سے بام و در شاہ قاتلؒ
وہ محفل نہیں ہے وہ جلوے نہیں ہیں — ترستی ہے سب کی نظر شاہ قاتلؒ
تمہارا کرم اور تمہاری محبت — ہے تسکینِ قلب و جگر شاہ قاتل
کسے ہائے اب زخم دل کے دکھائیں — کہاں آپ سا چارہ گر شاہ قاتلؒ
وہاں کچھ نہیں ہے جہاں تم نہیں ہو — پلٹ آئی جا کر نظر شاہ قاتلؒ
بھلا لطف کیا دیں جہاں کے نظارے — تمہیں جب نہیں جلوہ گر شاہ قاتلؒ

جبیں کی نظر پے بہ پے ڈھونڈتی ہے
تمہیں کیسے پائے مگر شاہ قاتل

اثرِ خامہ جناب حکیم سید آصف علی صاحب ہاشمی دھلوی

مدیر ماہنامہ "شباب" کراچی

دُعا ہے یہ شام و سحر شاہ قاتلؒ — مرا سر ہو اور ترا در شاہ قاتلؒ
تری یاد میں تیری فرقت میں ہر دم — ہیں بیتاب قلب و جگر شاہ قاتلؒ
بہر سمت پھرتی ہیں مایوس نظریں — کہیں سے تو ہو جلوہ گر شاہ قاتلؒ
کہاں جائیں گے ہم ترے در سے اُٹھ کر — خدارا کنارہ نہ کر شاہ قاتلؒ
دکھا دے جھلک اک ادنیٰ سی آکر — لگی ہے نظر سوئے در شاہ قاتل
یہی اب تو لے دے کے ہے اک تمنّا — ترا در بنے میرا گھر شاہ قاتل

دُعا کر کہ مشکل ہو آسان اُس کی
کہ آصف ہے خستہ جگر شاہ قاتلؒ

جناب امجد علی خاں صاحب امجد رامپوری

نہیں جب سے تم جلوہ گر شاہ قاتلؒ — برابر ہیں شام و سحر شاہ قاتلؒ

زاحسنِ جذب اثر شاہ قاتلؒ — محبت ہے تو سر بسر شاہ قاتلؒ

تجلی میں از شرق تا غرب بیتر — ہیں آوارہ شمس و قمر شاہ قاتلؒ

وہ کیا تیری شانِ طریقت کو سمجھے — نہیں جس کو اپنی خبر شاہ قاتلؒ

ہر اک اہلِ نسبت کے نزدیک بیشک — ہے جنت تیری رہ گزر شاہ قاتلؒ

ترا دل ہے حسنِ حقیقت کا مسکن — نظر ہے تری پردہ در شاہ قاتلؒ

ملاحظ کیا جو کیفِ عقیدت میں کہہ دے — ہر اک شے میں ہے جلوہ گر شاہ قاتلؒ

جہانِ طریقت میں دنیا نے دیکھا — تری ذات ہے معتبر شاہ قاتلؒ

عقیدت کے کچھ پھول لایا ہے امجدؔ
پئے نذر با چشمِ تر شاہ قاتلؒ

جناب منشی محمد اسمعیل صاحب شورؔ قادری قاتلی۔ کراچی

مرے مرشد و راہبر شاہ قاتلؒ — کرم کی ہو مجھ پر نظر شاہ قاتلؒ

جگہ مجھ کو اپنے قدموں میں دیدو — بنوں ذرۂ خاکِ در شاہ قاتلؒ

تمہیں جس وقت چاہوں بلالوں — ہو نالوں میں اتنا اثر شاہ قاتلؒ

نہیں کوئی عالم میں ثانی تمہارا — تمہیں ڈھونڈتی ہے نظر شاہ قاتلؒ

مرے دین و دنیا میں تم ہو سہارا — کرم ہو مرے حال پر شاہ قاتلؒ

نبی کے ہو پیارے علی کے دلارے — ولایت کے روشن قمر شاہ قاتلؒ

بس اب شورؔ کی التجا ہے تو یہ ہے
قیامت میں لیجے خبر شاہ قاتلؒ

از حضرت فضیل حسین شاہ صاحب افضلؔ قاتلی قادری کراچی

نہیں ہو جو تم جلوہ گر شاہ قاتلؒ — ہے ماتم میں ذوقِ نظر شاہ قاتلؒ

جہاں پاؤں گا نقشِ پائے مبارک — میں رکھ دوں گا سجدے میں سر شاہ قاتلؒ

ان آنکھوں نے دیکھے ہیں جلوے تمہارے — تمہیں ڈھونڈتی ہے نظر شاہ قاتلؒ

تمہاری محبت خدا کی محبت — عقیدت پہ ہے منحصر شاہ قاتلؒ

یہ پردہ تو ہے چشمِ ظاہر سے افضلؔ
مرے دل میں ہیں جلوہ گر شاہ قاتلؒ

اثرِ خامہ جناب سازؔ صاحب دہلوی

لگی ہے نظر سوئے در شاہ قاتلؒ — ادھر بھی ذرا اک نظر شاہ قاتلؒ

یہ دُنیا بھی میری وہ دنیا بھی میری — جو ہو جائے مجھ پر نظر شاہ قابلؒ
خدا کے لئے اب نہ در سے اٹھاؤ — بہت پھر چکا دربدر شاہ قابلؒ
جو فرقت میں آنسو بہائے ہیں ہم نے — حقیقت میں ہیں وہ گہر شاہ قابل

جو بھولے سے میں نے کبھی ساز چھیڑا
تو رویا ہوں ڈو ڈو بہر شاہ قابل

جناب ماسٹر عبدالعزیز صاحب وفاؔ قادری قابلی کراچی

مرا سر کہاں ترا در شاہ قابلؒ — محبت کا ہے یہ اثر شاہ قابلؒ
تم حسینؑ کے لاڈلے اور علیؓ کے — ہو آلِ شہ بحر و بر شاہ قابلؒ
ہو گنجینۂ علم و عرفاں کے مالک — طریقت کے ہو راہ بر شاہ قابلؒ
جمالِ منور ہمیں بھی دکھا دو — تمہیں ڈھونڈتی ہے نظر شاہ قابلؒ
طواف اُس کا آکر کے کرتا ہے کعبہ — ہو جس دل میں تم جلوہ گر شاہ قابلؒ

وفاؔ پیشِ حق سرخرو ہو خدارا
نہ نیچا ہو محشر میں سر شاہ قابلؒ

جناب عبدالکریم صاحب قابلی متولی درگاہ عالم شاہ بخاری کراچی

طریقت کے شمس و قمر شاہ قابلؒ — شہ دیں شہ بحر و بر شاہ قابلؒ
مشرف ہیں انوار تاباں سے آنکھیں — عطا ہے مجھے وہ نظر شاہ قابلؒ
فرشتوں کو ہے رشک میری جبیں پر — ملا ہے مجھے سنگ در شاہ قابلؒ
قیامت میں کافی ہے دامن تمہارا — مجھے کیا ہے خوف و خطر شاہ قابلؒ

کریمؔ اب تو اپنا یہ ہی مشغلہ ہے
وظیفہ ہے شام و سحر شاہ قابلؒ

جناب مختار صاحب اجمیری

عنایت کی ہو اب نظر شاہ قابلؒ — بڑھا جامِ رحمت ادھر شاہ قابلؒ
گل خوشنما ہو نبیؐ کے چمن کے — درخشاں ہو عالی گہر شاہ قابل

بنے مست محفل کا مختارؔ تیری
ملے یہ اُسے بھی ثمر شاہ قابلؒ

---

(۱) شیخ طریقت حضرت شاہ عمر رضا روحی قائلی جودھپوری
(۲) شیخ طریقت مخدوم حضرت مولانا میر محمدؒ رضا الانبیا روحی قادری لکھنوی سجادہ نشین قطب الاولیاؒ

جناب نازؔ صاحبہ

اندھیرے میں تم ہو ضیا شاہ قائلؒ
حقیقت کے تم رہنما شاہ قائلؒ

بہاروں کو ہے جستجو گلستاں میں
تمہیں ڈھونڈتی ہے فضا شاہ قائلؒ

ہوئی راہ دشوار منزل کی میری
ہوئے آپ جب سے جدا شاہ قائلؒ

ہے تسکینِ دل نامِ اقدس تمہارا
تصوّر ہے راحت فزا شاہ قائلؒ

جھکا کر جبیں آستاں پر تمہارے
ملی مجھکو یادِ خدا شاہ قائلؒ

نہ موجوں کا ڈر ہے نہ طوفاں کا ڈر ہے
ہو کشتی کے تم ناخدا شاہ قائلؒ

رہوں نازؔ تا عمر دنیا میں شاداں
مرے حق میں کیجے دعا شاہ قائلؒ

~~~~~×~~~~~
~~~~~

ملنے کا پتہ

....

قیمت فی جلد آٹھ آنے

مطبوعہ
رحیم پرنٹنگ پریس
کراچی

CamScanner